الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Urgent**

Name : **waqar ahmad**
Address :
Subject : **چور کو قتل کرنا**
Writer : **حامد عمر دراز**

Serial No : **7385**
Date : **2/4/2012**
Contact No:
Email :

محترم مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

سوال۱... اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے کیا کسی ایسے چور یا ڈاکو کو عین اس وقت قتل کیا جا سکتا ہے جب وہ بینک یا گھروغیرہ لوٹنے کے لئے ایسی جگہوں پر گھس آئیں ؟اگر کوئی قتل کردے تو کیا یہ" قتل عمد" شمار ہوگا جس پر کتاب و سنت نے شدید سزا سنائی ہے؟

سوال۲... اگر کوئی آدمی اچانک گاڑی کے سامنے آگیااور حادثے کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوگئی باوجودیکہ ڈرائیور کی غلطی نہیں تھی تو کیا یہ موت "قتل خطا" شمارہوگی؟

سوال۳... مساجد کےلاؤڈ سپیکرز کن مواقع پر استعمال کرنے شرعاً جائز اور کن پر ناجائز ہیں؟ نیز کس قسم کے اعلانات کے لئے ان کا استعمال جائز ہے اور کن کے لئے ممنوع ہے؟

وقار احمد

(موہڑہ گجرات)

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) اگراپنی جان اور مال کی حفاظت کا دفاع اس عمل کے بغیر ممکن نہ ہوتو عین اسی وقت اس قسم کے لوگوں کا قتل کرنا شرعاً بھی جائز اور قانوناً بھی اجازت ہے۔اس لئے خاص اس صورت میں قتلِ عمدوالا گناہ نہیں۔

کمافی الدرالمختار:(ومن دخل علیه غیره لیلاًفأخرج السرقة)من بیته(فأتبعه)ربّ البیت(فقتله فلا شئی علیه) لقوله علیه الصلاةوالسلام((قاتل دون مالك))وكذا لو قتله قبل الأخذ

(جاری ہے)

اذا قصد أخذ ماله ولم يتمكن من دفعه الا بالقتل اهـ(ج٦ص٥٤٦)۔

وفی الشامیة: تحت(قوله وکذالو قتله قبل الأخذالخ)قال فی الخانیة: رأی رجلاًیسرق ماله فصاح به ولم یهرب أورأی رجلاًیثقب حائطه أو حائط غیره وهو معروف بالسرقةفصاح به ولم یهرب حلّ له قتله ولا قصاص علیه(الٰی قوله)استقبله اللصوص ومعه مال لایساوی عشرة حلّ له أن یقاتلهم اهـ(ج٦ص٥٤٦-٥٤٧)۔

(۲) یہ قتلِ خطاءنہیں بلکہ قتل بالسبب کے زمرے میں آتا ہے۔جس کا حکم یہ ہے کہ ڈرائیوراپنی معروف رفتار سے جارہاہواورٹریفک کے قوانین کا بھی خیال رکھتا ہواور چلنے سے پہلے گاڑی میں بھی کوئی کسی قسم کی خرابی نہ تھی اور اس دوران کوئی آدمی اچانک گاڑی کے سامنے آجائے اور ڈرائیوراپنی پوری کوشش کے باوجود گاڑی اپنے قابو میں نہ کرپائے اور ایسی صورتحال میں اس آدمی کو کچل کراس کی موت واقع ہو جائے تو گاڑی والے پرکوئی ضمان نہیں آئے گا۔ورنہ اس جانی نقصان کی تلافی کے طور پرضمان لازم ہوگا۔

کمافی بحوث فی قضایا فقهیة معاصرة: اذا ساق انسان سیّارةفی شارع عام ملتزماً السرعةالمقررةومتّبعاًخط السیرحسب النظام،ومتبصراًفی سوقه حسب قواعد المرور،فقفز رجل أمامه فجاءة،فصدمته السیارةرغم قیام السائق بماوجب علیه من الفرملةونحوها(الٰی قوله) ومن وافقهم فی تضمین المتصادمین ویحتمل أن یقال:انّه هدرلانفراده بالتعدی۔

والذی یظهر لی فی هٰذه الصورة۔والله سبحانه أعلم۔أن الرجل الذی قفزأمام السیارةان قفزبقرب منهابحیث لایمکن للسیارةفی سیرهاالمعتادفی مثل ذٰلك المکان أن تتوقف بالفرملةوکان قفزه فجاءةلا یتوقع مسبقالدی سائق متبصر محتاط فانّ هلاکه أو ضرره فی مثل هٰذه الصورةلا ینسب الٰی سائق السیارةولایقال انّه باشر الاتلاف فلا یضمن السائق ویصیر القافز مسبباًلهلاك نفسه اهـ(ج١ص٣١٥-٣١٦)۔

(۳) مسجد کے لاؤڈ سپیکر نماز، اذان، وعظ ودرس اور ایسی ضرورتِ عامہ وغیرہ کے لئے جو مسجد کے متعلقین اور نمازیوں سے متعلق ہو استعمال جائز ہے۔اوران صورتوں میں بھی استعمال کی ایسی شکل اختیار کرنی چاہیئے ، جو دیگر اہلِ محلّہ کے لئے ایذاء کا باعث نہ ہو، جبکہ ذاتی اغراض اور مسجد سے غیر متعلقہ امور میں استعمال سے احتراز چاہیئے ۔

وفی الصحیح للبخاری:....عن عبد الله بن عمروعن النبی ﷺقال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده...الحدیث(ج١ص٦)..........................والله اعلم،

محمد حامد محمود عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۶

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ۔

الجواب صحیح
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

دار الافتاء
۲۳۸۵
۵ /۱۴۳۳ھ

نائب رئیس
دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

رئیس

29/3/12